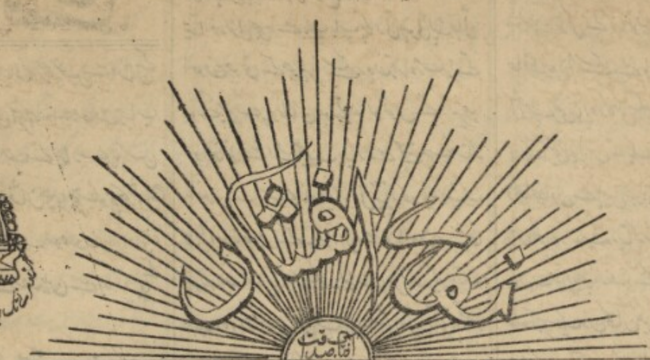






حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۲ جلد ۱۲ | لودیانہ ۹ مارچ ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل برائے شمولیت دربار راولپنڈی ۱۲- مارچ کو کابل سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوگیا ہی۔ لنڈن سے تازہ خبر آئی ہی کہ روسی فوج اور سامان رسد ہر روز مشرق کی طرف روانہ ہو رہا ہی۔ ولایت سے سر پیٹر لمسڈن صاحب کے نام حکم آگیا ہی کہ فوراً ہرات پر قبضہ کیا جاوے۔ بخارا سے روسی فوج ہرات کی طرف بڑی سرعت کے ساتھ پیشقدمی کر رہی ہی۔ مسٹر گلیڈ سٹون صاحب نے فرمایا ہی کہ انگلستان اور روس کے مابین جو نامہ و پیام ہوتا ہی اسکی نسبت کچھ ذکر کرنا قرین مصلحت نہیں ہی۔ کونسل وزارت لنڈن کے اجلاس میں ہندوستان میں فوجی تیاری کئے جانے پر بحث ہو رہی ہی۔ زبیر پاشا کو انگریزی فوج نے اس علت میں گرفتار کیا ہی کہ وہ مہدی کاذب کے ساتھ خط و کتابت رکھتا تھا۔ قندھار ریلوی کی تیاری کی نسبت حکم ہوا ہی کہ ۱۸۸۶ء تک اسکو بند رکھا جاوے۔ روس اور انگلستان میں اب یہہ قرار پایا ہی کہ جانبین سے ابھی کوئی آگے نہ بڑھے۔ سرحدی کمیشن نے اپنا مقام پنجدہ چھوڑ دیا ہی اور اب وہ علاقہ ایرانی ہرات کے قریب ہی۔ کراچی سے خبر آئی ہی کہ یہاں تین پٹھان اسواسطے گرفتار کئے گئے ہیں کہ وہ اُن لوگوں کو جو ہندوستان سے مصر کی جانب جہاز پر سوار ہو کر جانے والے تھے بہکاتے تھے کہ مہدی سے جنگ کرنے مت جاؤ۔ سواکم سے خبر آئی ہی کہ مہدی کاذب کی فوج نے چند چوکیوں پر حملہ کیا اور چند آدمیوں کو قتل اور مجروح کر کے بھاگ گئے ہیں۔ بمبئی سے بذریعہ تار خبر پہنچی ہی کہ باغیوں کی شرارت نواح سواکم علاقہ مصر میں روز بروز بڑھتی جاتی ہی۔ جنرل گارڈن مرحوم کے لواحقوں کو گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے دولاکھ روپیہ دیا جاوے۔ تمام گورکھا اور اسام رجمنٹوں میں لڑکوں کی تعداد آٹھہ سو سے بڑھا کر ایک ہزار کر دی گئی ہی۔ افسوس منشی محرم علی چشتی مالک اخبار رفیق ہند ۱۷- مارچ کو ایک ماہ کے لئے قید ہو گئے۔ روسی اخبارات سرکار انگریزی کی نسبت اپنی رنجش بھری مخالفت ظاہر کر رہے ہیں۔ پنجاب کے تمام والیان ریاست دربار راولپنڈی میں رونق افروز ہونگے۔ پشاور سے خبر آئی ہی کہ امیر کابل ۲۵- مارچ کو پشاور میں داخل ہو جاوینگے۔ جنگ کے احتمال کی وجہ سے فوجی افسروں کے لئے فرلو رخصت کا ملنا بند ہوگیا۔ افواہ ہی کہ مہدی کے جاسوس پنجاب بالا پور میں بھی موجود ہیں۔ سرکار انگریزی نے روس کو لکھا ہی کہ سرحد افغانستان سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اخبارات لنڈن کی رائے کے مطابق معاملات انگلستان و روس سخت پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ فوج انگریزی کے [illegible] اخراجات انگلستان نے منظور کر لئے ہیں۔ روسی سیاح کو حکم ہوا ہی کہ نیپال کی آمد و رفت کا راستہ دریافت کریں۔ ہندوستان کی فوجیں مہدی کاذب کے مقابلہ کے لئے مصر میں داخل ہونے لگی ہیں۔ لنڈن میں بوجہ جنگ حال یہہ حکم جاری ہوا ہی کہ چودہ برس کا لڑکا بھی فوج میں بھرتی کر دیا جاوے ✚

کوہ نورافشاں جوہر بچوں

ایک انگریزی رسالہ کا ترجمہ جس سے اس بچے کے اعتقاد کی حالت معلوم ہوتی ہے ہمارے معاون جناب بابو چارلس ہنتھانیل صاحب نے ہمارے پاس بغرض اندراج اخبار نورافشاں بھیجا ہے جسکو ہم بخوشی درج کرتے ہیں امید ہے کہ بابو صاحب موصوف یاد و صاحبان ہمکو اپنے قلم سے ایسے ایسے مضامین سے امداد پہنچاتے رہینگے ٭

ایک لڑکی کے اعتقاد سے اُسکے باپ کا بچنا

کسی کھان میں ہر روز صبح کو کان کن کام پر لگائے جاتے تھے تو حاضری پکارنے سے پہلے وے سب کھان کے مُنہہ پر جمع ہوا کرتے تھے انمیں ایک بڑا قدآور اور مضبوط آدمی ایک چھوٹی سی سات برس کی لڑکی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہمیشہ سب کے پیچھے آیا کرتا تھا- اس آدمی کا نام مجلّی ہیرن تھا اور وہ لڑکی اسکی بیٹی تھی- کھان میں اُترنے سے پہلے وہ آدمی اپنی لڑکی کو گود میں لیتا اور بوسہ دیکر گود سے اتار دیتا اسوقت وہ لڑکی کہتی کہ اے باپ شام تک خدا آپکا حافظ ہو اور جب مجلّی کھان میں اُترنے کو پنجرہ میں چڑھ جاتا تو لڑکی متحیر اور متفکر ہوکر اسکی طرف ٹکٹکی لگائے رہتی اور بار بار کہتی کہ اے باپ شام تک خدا آپکا حافظ ہو- گھنٹے کی آواز سنکر (جو کھان اُترنے کا نشان تھا) وہ لڑکی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو بغل میں دیتی اور انگلیوں کو مروڑتی اور جب تک اسے یقین ہوتا کہ میرا باپ اب میری آواز نہیں سن سکتا باپ باپ پکارتی رہتی آخر مدرسہ کو بھاگ جاتی اور تمام دن وہاں ہی رہتی شام کو سب سے پہلے کھان کے مُنہہ پر آتی جبھی مجلّی ہیرن بھی سب سے پہلے باہر نکلکر صبح کی طرح اسکو گود میں اُٹھا لیتا اور لڑکی بھی اُسے باپ باپ پکارتی ہوئی لپٹ جاتی اسوقت خوشی کے جوہر اُسکے رونقدار اور مسکراتے ہوئے چہرے پر نمایان ہوتے- لوگوں نے اکثر یہ دو الفاظ اُسے ایسے عجیب پیار سے کہتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے اسیکا نام ہیڈ ماڈل تیار رکھدیا- بیشک کوئی اور نام اس کے لیے اس سے زیادہ مناسب نہ تھا کیونکہ اسکا باپ اسکے لئے سب میں سب کچھ تھا- جب وہ بہت چھوٹی تھی تب ہی اسکی ماں مرگئی وہ بچپن سے باپ کے سوائے کسی اور کی صورت سے واقف نہ تھی اس لڑکی کے واسطے باپ کے بھدے بھدے ہاتھ اور سخت چہرا مثل ماں کے نرم ہوگئے اُسکی پرورش کے واسطے مرد عورت اور کھلانے اور بہلانے کو لڑکا بنگیا- وہ اپنے باپ کو بہت پیار کرتی اور ہر صبح اُسے غار میں کہ جسکی تہہ وہ کسی طرح نہیں دیکھ سکتی گھستے دیکھکر بہت ڈرتی- ایک دن کسی خوش مزاج کان کن نے اُسے کھیل سے غار کے مُنہہ پر لٹکایا تو وہ بیچاری اُس عمیق اور تاریک غار کو جسمیں اُسکی نظر کچھ کام نہیں کرسکتی دیکھکر ڈری اور بہت سی چلاکر بھاگی- اسیوقت سے اُسنے خیال کرنا شروع کیا کہ میرا باپ ہر روز اس میں گھستا ہے شاید کسی دن اس میں سے نہ نکلے- ایک دن جب مجلّی نے اپنی عادت کے مطابق اُسکو اپنی گود میں چومہ دینے کو لیا تو وہ زور سے اپنے باپ کے گلے لپٹ گئی اور ڈرتے اور کانپتے ہوئے نرم آواز سے پوچھا کہ اے باپ کیا آپ اس غار میں سے پھر واپس ہوگے باپ نے جواب دیا تو کیا بکتی ہے اے چھوٹی لڑکی- لڑکی نے پھر پوچھا کہ اے باپ کیا اس غار میں کسیطرح کا خوف اور خطرہ تو نہیں- باپ نے کہا بیشک کچھ خوف نہیں اے چھوٹی ڈرپوک لڑکی پھر لڑکی نے کہا کہ شاید آپ اسمیں مرجاو- تب مجلّی نے ہنسکر کہا کہ جب تک میں اپنے مرنے سے پہلے تمہیں بتا دونگا- لڑکی نے کہا تو خیر اے باپ شام تک خدا آپکا حافظ ہو (اُسکے لئے باپ کا ہر ایک لفظ سچی خوشی کی خبر تھی) اور کامل تسکین اور اعتبار سے مدرسہ کو بھاگ گئی پر اُس تاریک و خوفناک غار کی یاد جسے اُسنے دیکھا تھا دل سے نہیں بھولتی تھی صبح سے شام تک اُسے یہی فکر اور اندیشہ رہتا کہ شاید کسی دن اس اندھیرے غار سے میرا باپ زندہ نکلے یا نہ نکلے آیندہ کا حال کون جانتا ہے- ایک دن کھان میں آگ لگ گئی خبر پاتے ہی فوراً کھان کے سب کارخانے خالی ہوگئے خوف زدہ لوگ سب طرف سے آکر اکٹھے ہوئے اور یہی ایک عام صدا سننے میں آتی تھی کہ دیکھئے ان زندہ مدفون ہوؤں میں سے کتنے زندہ نکلیں اسوقت وہ چھوٹی لڑکی مدرسہ میں تھی اُسکو اسبات کی کچھ خبر نہ تھی ماسوا اسکے اگر کوئی اُس سے بیان بھی کرتا تو کیا وہ بیچاری چھوٹی لڑکی سمجھ سکتی کہ کھان میں کسطرح آگ لگا کرتی ہے- نہیں- البتہ وہ اپنی عمر کے مطابق اتنا تو سمجھ سکتی کہ موت کیا چیز ہے بیجان یا زخمی جسموں کو دیکھکر سمجھ سکتے ہیں کہ اُنکی کیسی حالت ہے- اُس دن شام کو جب وہ لڑکی دستور کے مطابق اپنے باپ سے ملنے کو آئی تو کھان کے مُنہہ پر ایسے مردہ اور زخمی کو دہ لاشوں کا ڈھیر تھا وہ اُنکو دیکھکر کچھ دیر تک تو حواس باختہ رہی پھر ہوش میں آکر اُس نے اُن لوگوں کو جو اکثر اسکو پیار کرتے اور چومہ دیتے تھے پہچانا کہ وے زندہ کھان میں اترے تھے اب کھان سے مردہ نکالے گئے- پھر وہ اس خیال سے کہ شاید میرا باپ بھی اسیطرح مردہ نکلے پریشان ہوئی- وہ سب لاشوں کو جو لوگوں نے کھان سے نکالیں دوڑ دوڑکر دیکھتی اور باپ باپ پکارتی پھرتی- اور بہتیرے لوگ بھی روتے اور باپ باپ پکارتے تھے

تو اسکی مانند کوئی نہ روتا تھا اوروں کو لوگوں نے بہلا کر واپس کیا پر اُسے کوئی نہ لوٹا سکا بلکہ انہوں نے اس بیچاری لڑکی کو اجازت دی کہ لاشوں میں اپنے باپ کو ڈھونڈھے وہ بعض وقت مایوس اور اُداس ہو کر کھڑی ہو جاتی اور سوچتی کہ شاید میں اسکو نہیں پہچانتی کہ جسکو ڈھونڈھتی ہوں ۔ آخر اسکو اپنے باپ کا قول یاد آیا تب اُسکو کچھ امید ہوئی اور تسلی پذیر ہوکر اپنے باپ کو زندوں میں ڈھونڈنے لگی بلکہ اُس نے لوگوں سے بھی کہا کہ میرا باپ دکھائی نہیں دیا ۔ سانحہ کان کنوں میں سے جو صبح کو کھان میں کام کرنے کو اترے تھے ستالیس زندہ واپس آئے اور ۱۲ ۔ مردہ صرف ایک آدمی کو کھو جانا تھا اور وہ مچلی تھا ۔ اُس لڑکی نے لوگوں کو مجبور کیا تو انہوں نے یہہ ماجرا اُس سے صاف صاف بیان کیا جب وہ سب کچھ سن اور سمجھ چکی تو تالی بجائی گویا کہ لوگوں نے اسکو کہا کہ تو اپنے باپ کو پھر دیکھیگی ہاں اُسنے سچ سچ یقین کیا کہ میں اپنے باپ کو پھر دیکھونگی ۔ اتفاقاً اُسے یاد آیا جو اُسکے باپ نے ایک دن صبح کو اُسے کہا تھا کہ میں نہ مرونگا جب تک تمہیں بتلا نہ دوں ۔ پس اُسے یقین دلانے کو کہ تیرا باپ زندہ ہے کسی اور بات کی ضرورت نہ تھی بچپن کا اعتقاد مضبوط ہوا کرتا ہے اُنکے دل سے کسی بات کا خیال نکال دینا آسان کام نہیں ۔ دوسرے دن وہ رات بھر وہیں رہے لوگوں نے بہت کوشش کی کہ اسکو سمجھا دیں کہ جو کچھ کرنا تھا ہم کر چکے اور تو اپنے باپ کو پھر نہ دیکھیگی کیونکہ ہم نے اسکو کھان کے سب کمروں اور کونوں میں خوب تلاش کیا پر اُسے نہ پایا اُس لڑکی نے اپنا سر ہلایا اور رو کر کہا کہ میرے باپ کو ڈھونڈو پر لوگوں نے اسکی بات کا ذرا بھی خیال نہ کیا کیونکہ وے ۴۸ گھنٹوں تک اسکی تلاش کرنے میں ہر طرح کی کوشش کر چکے تھے مگر اسکا گم ہو جانا ایک عجیب بات تھی انہیں مناسب تھا کہ مچلی کو زندہ یا مردہ تلاش کرتے پر انہوں نے نہ کیا چیف انجینیر صاحب نے خود اسکی تلاش کا حکم دیا اور لوگوں نے کھان کا ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا کمرہ اور خلوت گاہ خوب تلاش کیا آخر سب متفق الرائے ہوئے کہ اب اسکی تلاش موقوف کریں کیونکہ وہ بیچارہ کان کن کھان کے زور سے ڈگنے اور الٹ پلٹ ہونے میں کسی جگہ دب گیا اگرچہ وے اسکی کیفیت نہیں بیان کر سکتے کہ یہہ کیونکر ہوا جیسا کہ جنگوں میں گم گشتہ لوگ مردوں میں شمار کیے جاتے ہیں ۔ ۴۸ ۔ گھنٹے تک سید مارٹن بیٹا بیخبر تھکلاؤ کے منتظر رہی جب کوئی آدمی کھان میں سے نکلتا تو وہ اسکو دیکھنے جاتی اور پہچانکر کہ یہہ وہی نہیں جسکو میں ڈھونڈھتی ہوں رنج سے پچھاڑ کھا کر گر پڑتی اور زار زار روتی ۔ لوگوں نے کوشش تو کی کہ اسکو گھر واپس کریں پر وہ ایسے زور سے چلائی کہ انہوں نے اُسے وہیں رہنے دیا اور اُنہوں نے یہہ بھی دریافت کیا کہ کمزوری اسپر غلبہ کرتی جاتی ہے ۔ اُس کمزور لڑکی کو ایسے رنج میں کہاں سے طاقت ملتی تھی ؟ یہہ سوال خدا سے پوچھنا چاہیے کیونکہ یہہ اُسکے بھید ہیں تیسرے دن بھی وہ لڑکی کھان کے دروازہ پر رہی تب چیف انجینیر صاحب نے کہا کہ اب ہم اُسکا جھگڑا ختم کر دینگے اور اُس پاس جاکر کہا کہ ہوش میں آ گیا تو اپنے باپ کو ڈھونڈتی ہے افسوس وہ بیچارہ تو مر گیا لڑکی نے کہا کہ نہیں اور لفظ نہیں پر ایسا زور دیا کہ انجینیر صاحب نے حیران ہوکر پوچھا کیوں نہیں لڑکی نے جواب دیا کہ اگر وہ مرتا تو پہلے مجھے بتا دیتا ۔ وہ بیچاری لڑکی انجینیر صاحب پر گڑگڑائی تو انہوں نے حکم دیا کہ اسکو یہاں سے لیجاؤ پھر وہ لڑکی مایوسی سے روتی ہوئی انجینیر صاحب سے لپٹ گئی اور کہا کہ میرا باپ نہیں مرا میں کھان میں اتروں گی اور اُسے ڈھونڈونگی ۔ پر انہوں نے لڑکی کو وہاں سے مدرسہ بھیجا کر ایک سخت نگہبان کے سپرد کیا تاکہ حفاظت سے رکھے ایک گھنٹہ کے بعد وہ پھر کھان پر پہنچی اور انجینیر صاحب کے پاؤں پکڑ کے پھر اسیطرح کہا کہ میں کھان میں اترکر اُسے تلاش کروں گی انجینیر صاحب چونکہ رحم دل آدمی تھا اُسپر ترس کھا کر کہا کہ شاید وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیگی تو یقین کریگی کیونکہ اگر اسکے رنج کا جوش دیر تک اسیطرح رہا تو مر جائیگی اور اُسے گود میں لیکر پنجرے میں جسپر چڑھ بیٹھا اور اُتارنے والے کو حکم دیکر وے کھان میں اُتر گئے ۔ آٹھ برس کی لڑکی اور اُس تاریک غار میں اُترنا کہ جسکی یاد ہی سے ڈرتی تھی ۔ دیکھو وہ اپنے باپ کو کیسا پیار کرتی تھی جب اسنے آپکو اندھیرے میں پایا تو کانپنی اور جانا کہ اسکے نیچے فراخ غار ہے جہاں سے بھاری ہوا نکلتی اور اُسکا دم گھٹتی ہے انجینیر صاحب نے دریافت کیا کہ وہ گھبرا کر مجھ سے لپٹی جاتی ہے اور دو قطرے آنسو بھی اسکے کاندھے پر گرے ۔ جب کھان کی تہ پر پہنچ گئے تو لڑکی نے اسکو چھوڑ دیا اور زمین پر کود کر باپ باپ پکارتی ہوئی چلی ۔ دو گھنٹوں تک وہ کھان کے کمروں میں اپنے جان پہچانوں سے پوچھتی اور کھان کی دیواروں کے شگافوں میں دیکھتی اور باپ باپ پکارتی پھری انجینیر صاحب جو مشکل سے اُسکے ساتھ گیا تھا اُسے وہی بات بیس بار سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا تھا کہ کھان میں کیونکر اور کہاں آگ لگی اور لاشوں کی تلاش کرنے میں کسقدر کوشش کی گئی پر وہ لڑکی بار بار اپنے باپ کی بابت پوچھتی اور کہتی تھی کہ وہ زندہ ہے اُسے ڈھونڈھو ۔ وہ وہیں رہتی جیسا کہ کھان کے منہہ پر تین دن تک رہی اگر زبردستی اُسے باہر نہ نکالتے ۔ انجینیر صاحب نے اسکو صحیح واپس پہنچانے کا حکم دیا اور یہہ بھی کہا کہ اگر وہ کھان پر پھر آوے تو اُسے کھان میں مت اترنے دو تمام تدبیریں اُسکے واسطے بڑی احتیاط سے کی گئیں ۔ دوسرے دن انجینیر صاحب اس لڑکی سے بیفکر ہوکر کھان میں لوگوں کا کام دیکھتا پھرتا تھا تو کیا دیکھتا ہے کہ میڈ مارل پہا اُسکے کوٹ کا

دامن پکڑ کر کھینچتی ہے۔ وہ مدرسے سے پھر بھاگ آئی۔ لوگوں نے اُسکو کھان کے منہ پر سے ہٹایا اور جب اُسے معلوم ہوا کہ کوئی اُسکی خاطر حکم عدولی نہیں کرنا چاہتا تو کوئلہ نکالنے کی ایک خالی گاڑی میں چھپکے گھس بیٹھی اور یوں کھان میں اُتر گئی اُسنے جاتے ہی یہہ سب ماجرا انجینر صاحب سے بیان کرکے معافی حاصل کی اور پانچ منٹ کے بعد اُسنے اپنے باپ کو تلاش کرنا شروع کیا پہلے دن کیطرح کامل امید سے اُسنے کھان کی سب دیواروں کو دیکھا۔ بغیر مایوسی اور تھکاوٹ کے اُس نے ایک ایک جگہ کو بیسیوں بار دیکھا بیچارے کان کن رحم دلی سے اُسکی طرف دیکھتے اور اپنا کندھا ہلا کر کہتے ہائے بیچاری کا باپ۔ یہہ چھوٹی سی لڑکی اب تک اپنے باپ کو ڈھونڈتی ہے۔ یکایک اُنہوں نے اُسے پریشان اور بیدم بھاگتے اور چلاتے سنا کہ میرا باپ وہاں ہے وہاں ہے ایک کان کن نے پوچھا کہاں۔ ایک لمحہ میں سبھوں کو خبر ہو گئی کان میں ہلڑ مچ گیا لڑکی نے تاکیداً کہا کہ میں نے ایک سوراخ میں نیلے کتان کا ٹکڑا دیکھا جو میں نکال نہ سکی کیونکہ وہ بہت بھاری کوئلے کی دیوار کے نیچے دبا ہے۔ اُنہوں نے پھر پوچھا کہ کہاں وہ اُنکے دکھانیکو واپس لوٹی اور سب لوگ اُسکے پیچھے چلے کبھی ہچکچاتی کبھی ٹھہر جاتی اور کبھی آگے چلتی پر وہ جگہ اُسے نہ ملی کیونکہ کوئلے کی سب دیواریں غار اور کمرے ایک سان معلوم دیتے تھے تو بھی اُسے یقین تھا کہ اُسنے وہ نیلا کتان دیکھا۔ جہاں وہ نیلا کتان تھا وہیں ٹھیک وہ آدمی زندہ تھا اور وہ آدمی اسی کا باپ تھا پر اُسنے نہ پایا۔ اس بیفائدہ تلاش سے تھک کر اور سمجھکر کہ بیچاری لڑکی اپنے غم میں پریشان ہے ہر ایک اُسے چھوڑ کر اپنے اپنے کام کو گیا۔ جب ایک دل پھاڑنے والی آواز نے اُنہیں پھر بلایا تو بسبب جلدی کے اُنہوں نے گنتی اور گذر بھی ساتھ نہ لی وہ چھوٹی لڑکی ہر ایک مرد کو جگاتی تھی (جس حال کہ اسکی آنکھ اور منہہ کھلے اور اُسکے ہاتھہ دیوار کے ایک سوراخ میں پڑے ہوئے تھے) کہ مجھے مل گیا مجھے مل گیا انہوں نے اُسے ہٹا کر دیکھا تو تحقیق نیلا کتان تھا تب خیال کیا کہ ضرور یہاں ایک آدمی ہے۔ اُنہوں نے کھودنا شروع کر دیا اور زور زور سے کدالیاں مار کر آنکھہ کے ایک جھپکے میں دیوار گرا دی اور اُس پلاٹ میں ایک آدمی پڑا دیکھا یہہ مجلی پیرن تھا وہ اُسمیں تین دن اور چار رات رہا سب خوشی سے چلانے لگے پر وہ لڑکی سب سے زیادہ عجیب آواز سے چلاتی تھی وہ ایک ہی چھال میں اُس پر جا پڑی اور نصف وحشی کیطرح زور سے لپٹ کر رونے اور باپ باپ پکارنے لگی بیچارہ مجلی شکستہ حال تھا خوراک وہوا کی تنگی کے سبب دُبلا ہو گیا تھا وہ ذرا سی دیر ہوش میں آکر پھر بیہوش ہو گیا پر زندہ تھا وہ لڑکی سچ کہتی تھی کہ میرا باپ مجھے بتائے بغیر نہیں مریگا۔ مجلی کو اس لڑکی کی یاد سے کہ میری خبر لیویگی اور پھر زندہ ہو دگنی طاقت حاصل ہوتی تھی اور اُسنے موت کو جیت لیا۔ آٹھہ دن کے بعد وہ بستر سے پھر اُٹھا پر بہت دُبلا تھا لیکن تندرست اور کام کرنیکو طیار۔ اُس دن کی شام کو جب مجلی اپنا کام پھر شروع کرنے کو تھا سب کان کنوں نے ملکر میڈامازل پیپا کی بڑی دعوت کی اُسکی تعظیم کے واسطے مجلس میں صدر جگہ رکھی گئی جب وہ اپنے باپ کے ساتھہ کمرے میں داخل ہوئی تو بلند آواز سے آفرین پکار کر اور تالی بجا کر اُسکی تعظیم کی۔ لوگ اُسے پیار کرتے اور خوش ہوتے تھے اور اُس چھوٹی ملکہ کو جی جی پکار کہتے تھے۔ تم جانتے ہو کہ اُس چھوٹی ملکہ نے کسطرح مسکراتے اور تالی بجاتے ہوئے ان سب باتوں کا جواب دیا صرف اُس نے کہا۔ باپ۔ مگر جس لہجہ سے اُسنے کہا اُس کا بیان کرنا دشوار ہے مگر وے سب رحم دل لوگ جنہوں نے کبھی ایک آنسو بھی نہ بہایا تھا تمہیں بتاوینگے کہ اُس رات کسقدر روئے +

افغانستان اور سرکار انگریزی

—— چونکہ وسط ایشیا کے معاملات روز بروز نازک ہوتے جاتے ہیں اور شاید وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے کہ گورنمنٹ ہند **قندھار** یا ہرات پر قبضہ کرے نظر بران اس موقع پر یہہ دریافت کرنا خالی از نتیجہ نہ ہوگا کہ حضور لارڈ ڈفرن گورنر جنرل ہند کی گورنمنٹ نے جو عالیشان کیمپ راولپنڈی میں جمع ہونیکا حکم دیا ہے اس سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ جہانتک ہمارا خیال ہے اس سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ امیر عبدالرحمن کو محض اسی غرض سے بلایا گیا ہے کہ انکو انگریزی سلطنت کا فوجی جاہ و جلال دکھایا جاوے اور انگلستان اور افغانستان میں رابطۂ اتحاد مضبوط کرنے کی غرض سے امیر **کابل** اور گورنمنٹ ہند کے مابین جو امور تصفیہ طلب ہیں اُنکا قطعی اور قابل اطمینان فیصلہ کیا جاوے۔ اور اگر امیر کی گورنمنٹ کی منشاء کے مطابق **افغانستان** کو **روسی** حملہ سے بچانے کا وعدہ کریں تو انکو روپیہ اور ہتھیاروں کی امداد دیجاوے۔ اگر راولپنڈی کے جلسہ کی یہی اغراض ہیں جو ہم خیال کرتے ہیں تو اس موقع پر مناسب ہے کہ ہم اپنی سرکار انگریزی کی خدمت میں اسبارے میں کچھ گذارش کریں اور وہ یہہ ہے کہ امیر افغانستان کے واسطے فوجونکا جمع کرنا اور روپیہ اور ہتھیاروں کا دینا کوئی نئی بات نہیں چنانچہ امیر شیر علیخان صاحب جب ہندوستان بمقام **انبالہ** تشریف لائے تھے تو ان سے بھی وہی سلوک کیا گیا تھا جو اب امیر عبدالرحمن خان کے لئے تجویز ہوا ہے مگر سرکار انگریزی جو حکمت عملی کہ شیر علی خان کے حق میں بوجہ اسقدر رضا و تواضع کے اختیار کی اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ روپیوں سے سازش کرنے پر مجبور ہوا۔ ہم لفظ مجبور دیدہ و دانستہ استعمال کرتے ہیں کیونکہ



اگر گورنمنٹ انگریزی امیر شیر علیخان سے بیرونی حملہ کے بچانیکے واسطے امداد کا وعدہ کر لیتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ امیر شیر علیخان گورنمنٹ انگریزی کی دوستی سے پہلو تہی کرتا لہذا ہم سرکار انگریزی کو سفارش کرتے ہیں کہ عبدالرحمن اور اُسکی رعایا کو اپنا سچا جانبدار بنانے کا اس سے بڑھکر اور کوئی طریق نہیں کہ ہم امیر کو صاف صاف اپنے ارادوں سے واقف کر دیں اور جو امداد ہم اُسکو بوقت ضرورت دیسکتے ہیں اُسکا وعدہ بشرائط مناسب کر لینا چاہیئے کیونکہ بغیر اسکے یہہ امید کرنا کہ امیر کابل ہماری دوستی کو روس کی دوستی پر ترجیح دیں خلاف فطرت ہے۔ مگر اسکے ساتھ ہی امیر کابل سے زیادہ اُنکی رعایا کو رضامند کرنا ضروری ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ بہت سے افغان جنھوں نے ہماری فوج اور افسروں کی قیمتی خدمات کی تھیں اُنسے امیر صاحب نے نہایت وحشیانہ و جابرانہ سلوک کیا ہے اور ہندوستان میں ان مظلوموں کو کسی نے نہیں پوچھا غرض اس قسم کے سلوک سے سرحدی اقوام میں اکثر یہہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ انگریز مطلب کے یار ہیں اور جب کام نکل جاتا ہے تو پھر واقف تک نہیں بنتے۔ لہذا سرکار انگریزی کو مناسب ہے کہ جو لوگ اُسکے دوست ہیں اُنکی نسبت عمدہ سلوک کی فہمائش امیر سے کرے۔ کیونکہ وسط ایشیا کے معاملات باتوں سے منفصل نہیں ہو سکتے چنانچہ ہمارے الہ آبادی ہمعصر نے جو خاکہ وسط ایشیا کے معاملات کا کھینچا ہے اُس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اخبار پاینیر لکھتا ہے کہ روس کی پیشقدمی سے سرحد کی نازک حالت سرحد افغانستان پر جو وقت لاحق ہونے والی ہے اسکا عکس ہر ایک تار خبر سے زیادہ نمود ہوتا جاتا ہے جب تک جلسہ وزرائی لنڈن نے

صحیح بیانات کئے جو اپنی واقفیت سے بیان کر سکے جن بیانات میں صلح اور اطمینان تھی ہمنے نازک حالت ہونیکا یقین نہیں کیا اور برابر تردید کرتے رہے جیسا کہ روسیوں کی پیشقدمی پنجدیہہ اور ہرات سے عیاں ہے مسٹر گلیڈسٹون اور جنرل ڈی سینٹ جورج نے اس امر پر برادرانہ اتفاق کر لیا کہ انگلستان اور روس کی مساوی حکمت عملی یہہ تھی کہ اہل وسط ایشیا کو فائدہ پہنچائے اور ہمکو بہبود اور فلاح کی صحیح امید کرنا چاہیئے لیکن لارڈ گرانول نے ہوس آف لارڈز میں عجیب ڈھنگ کا بیان کیا۔ گورنمنٹ روس نے بجواب صحیح خواہش انگلش جلسہ وزرائے کے اپنے بڑھے ہوئے تھانوں کو پیچھے ہٹا لینے سے انکار کیا اور ایک تھانہ روس کا پنجدیہہ سے کم از دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے +

سر پیٹر لمسڈن صاحب نے باتفاق سرکار انگریزی افاغنہ کو صلاح دی کہ اب روسیوں کو آگے نہ بڑھنے دیں باسباب ظاہر تبدیلی امر یہہ ہے کہ اگر روسی بڑھنے پر آمادہ ہوئے تو جھگڑا ہوگا اور سرکار انگریزی پر فرض ہوگا کہ جیسی بہادرانہ صلاح افغانوں کو دی ہے ویسی ہی خود بھی بہادرانہ کارروائی کر گذرے +

بہت کچھ لفظ- اگر- پر منحصر ہے یعنے روس نے پیچھے ہٹنے سے انکار کیا تو اب یہہ غور طلب ہے کہ کیا وہ آگے بڑھنے میں تامل کریگا۔ ہرچند ہمکو خوفناک حالات اظہار کرنے میں تامل ہے مگر ہم اقرار کرتے ہیں کہ اب انتہا درجہ کی نازک حالت ہے۔ کیونکہ روسی سیدھے اسطرف بڑھتے ہیں جدھر ہماری سرحدی کمیشن کی شاخیں بڑھتی ہیں اگر اب ہماری سرحدی کمیشن نے اسوجہ سے تامل کیا تو ضرور قوم افغان اس امر کو بزدلی تصور کرینگے۔ اس رائے کے سوائے یہہ بات بھی لغو معلوم ہوتی ہے کہ جس کمیشن نے انگلستان

اور روس کی ذمہ واری کی آڑ میں اُسکی کارروائی میں روس کے فوجی گروہوں سے جو جابجا پھرتے ہیں خامی پڑے۔ بقول لارڈ گرانول کہ روس دُہری بازی کھیلتا ہے۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ دنوں سے اُسنے یہہ بازی کھیلنا شروع کی ہے پس ایک طرف ضرور مات ہوگی سرکار انگریزی تو ہار ماننے والی نہیں ہے۔ ہمکو اب بھی بڑی امید ہے کہ تمام معاملات کا فیصلہ بڑی خیریت سے ہو جائے لیکن تعلقات وسط ایشیا کے بہت ہی نازک ہیں کہ بجز مستقل کارروائی سر پیٹر لمسڈن اور جلسہ وزرائے کی پسندیگی کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اگر روسیوں نے اب قدم بڑھایا تو آپنے کئے کو پائینگے اور اگر اُسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ گریٹ برٹن مخالفت میں شمشیر نکالے تو وہ نیام پھینکدیگا اسلئے کہ ٹوٹے ہوئے ہتھیار کے لئے نیام کس کام کا ہوگا۔ اور نیز اخبار پاینیر اس عنوان سے کہ روسی فوج ہند کے دروازہ پر ہے۔ لکھتا ہے کہ لنڈن کے اخبارات کو ۱۲- فروری کی خبر سے تشویش ہوئی تھی کہ ہرات سے چالیس میل پر روسی پہنچ گئے۔ پس اخبار ڈیلی نیوز ٹیلیگراف نے لکھا کہ جب روسی فوج ہندوستان کے دروازہ پر ہے تو خوف کی جگہ ہے اب وہ ارادے پورے ہونیکا وقت آ گیا جو روس نے کئے تھے ذرا غور تو کرو کہ روس نے بیس برس سے اسطرف کیسے لمبے ڈگ بڑھا رکھے ہیں۔ تاشقند ۱۸۶۵ء میں زیر ہوا تھا۔ جرنیل نے لکھا کہ ہندوستان کے فتح کرنیکا جو پردہ پڑا تھا اور ہندوستان کے فتح کرنا محال معلوم ہوتا تھا۔ اب وہ پردہ ہماری نظر سے اُٹھا جاتا ہے۔ چار سال بعد بخارا زیر ہوا اور ۱۸۷۳ء میں خان خیوا کی بھی یہی حالت ہوئی ۱۸۷۶ء میں کھوکند کا یہی حال ہوا بعد اسکے تکی ترکمانوں نے روسی پیشقدمی پر

جنگ کی روسی تجویز سے کب نجات پا سکے گویکہ شیر علی انکی شکست ملی بعد اُسکے روسی نشان مرو اور سرخس تک بڑھ گیا ہمکو ہرات کا نام نہ لیا مگر مقصد یہی تھا کہ ہرات میں پہنچیں لہذا غور سے دیکھو تو روس نے اسطرف کیسی پیشقدمی کی گرمجوشی اور دور اندیشی شہنشاہ روس کے ملازموں کی حقیقت میں قابل تعریف ہیں کیونکہ عقب میں بھی خوب کام کئے - اب مشرقی ساحل کا سپین سے عاشق آباد تک ریلوی بھی انکا قصہ کرچکی المقدور بہت جلد قزل اروت اور سرخس تک ریل اور پھر اُس زبردست مقام تک جو عنقریب اب اُنکے ہاتھ میں ہی خیال کرنا چاہئے کہ ان سڑکوں کی تیار کیجا سکتے ہیں - حال میں بیان ہوا کہ چھہ دن میں جنوبی روس سے ایشیا کے اندر فوج آسکتی ہی اور جب ہرات تک سڑک تیار ہوگئی تو ۹۶ گھنٹہ میں کاسپین سے ہرات تک فوج کا آنا ممکن ہی مشہور پھا ملک ہند پر روسیوں کی موجودگی سے یہہ مراد نہیں کہ جغرافیہ تلاش کرنے آئے ہیں بلکہ فوج چڑھیگی دھمکی ہی اور کوہ قاف کی تمام فوج بھی سامنے موجود ہی اسکو آواز دیکر بلا لینگے +

یہہ زور دینا فضول ہی کہ ہرات جنگ کیواسطے بہت اچھا مقام ہی گورنمنٹ انگلستان بخوبی اسبات کو جانتی ہی کہ ہمنے ایران سے اسلئے جنگ کی تھی کہ اُسنے یہہ مقام لے لیا تھا - ہم آمادہ تھے کہ وہ اسپر قبضہ نکرنے پائے مگر حال کے برسوں میں ہمارے حکام نے اس تیز قدمی روس کو اسطرح غفلت سے دیکھا کہ گویا اُنکو کسی بات کا شک ہی نہیں ہی اور تجربہ کاروں نے جسطرح سمجھایا اور ہوشیار کیا اُسکی سماعت نکی - ہم قندھار میں تھے وہاں سے ہمکو ہرات جانا آسان تھا اور ایسی وقت میں تھے کہ جب ہمارا رقیب اُسوقت اسقدر نہ بڑھا تھا - جنرل ایمبلی صاحب نے چیمبرلین کی بھی اسکا عمل میں لانا آسان تھا یعنے دوستانہ طریقہ سے قندھار - ہرات - بلخ پر قبضہ کر لیتے اب وقت گذر گیا - ہمنے قندھار خالی کیا اور جنوبی جانب قطع کر چلے گئے - ایک سلطنت کے واسطے میدان خالی چھوڑا جو اپنی خواہشوں سے واقف ہی - نقشہ سے معلوم ہوگا کہ ہرات میں روس کی موجودگی کے یہہ معنے ہیں کہ وہ مالک افغانستان کا ہی اور اُن راستوں کا حاکم ہی جدھر سے ہمیشہ لوگ آئے اور ہندوستان کو فتح کیا بلکہ سر ہنری رالنسن صاحب نے یہانتک کہا کہ جو شخص بلندی میدانوں افغانستان پر قابض ہوا اور شمالی گھاٹیوں پر قبضہ رکھتا ہو وہی مالک ہندوستان ہی - ان صورتوں میں وہ وقت زبردست جو شمال مغربی سرحد پر تھا خواب کی طرح نظروں سے غائب ہوگا اور ہمکو اپنے افغانستان سے سابقہ ہوگا جسمیں روسی اثر روسی چالاکی اور روسی ہتھیاروں کا برتاؤ ہوگا پس یہانتک نوبت پہنچی طرف اسیقدر دلجمعی ہی کہ ہمارے افسروں اور سفیروں کو روس کا دھوکہ نہ دیسکیگا اور اسکا متعصب اعلان ظاہر ہوگا + شفیق ہند

اخبارات حادثہ

وسط ایشیا میں نازک حالت

روسی پیشقدمی

لنڈن ۱۱ - مارچ اخبار ٹائمز نے آج صبح ایک بڑے آرٹیکل میں بیان کیا کہ اُسکے پاس یہہ یقین کرنیکی وجہ ہی کہ افغانی اور روسی افواج کے مابین بہت ہی جلد چھیڑ چھاڑ ہونیوالی ہی - روسی پھر ہرات کیطرف بڑھ رہے ہیں - اور افغان تیار ہو رہے ہیں کہ اپنے ملک پر حملہ آور ہونے سے انکو ہٹائیں +

اسی آرٹیکل میں بیان ہی کہ گورنمنٹ برطانیہ نے سر پیٹر لمسڈن کو ہدایت کی ہی کہ افغانستان کا انتظام کریں انگریزی جمعیت جو سرحدی کمیشن کے ساتھ ہو اُسکے بہت بڑے حصہ نے درہ رباط میں جو ہرات سے قریب بیس میل شمال کی طرف ہی مورچہ بندی کی ہی +

اخبار ٹائمز نے یہہ بھی لکھا ہی کہ امیر افغانستان نے حسب دستور برٹش امداد کے لئے استدعا کی ہی تا کہ ہرات کی قلعہ بندی مضبوط کیجاوے +

لنڈن ۱۱ - مارچ اخبار ڈیلی نیوز نے آج صبح ایک فقرہ بدین مضمون شائع کیا ہی کہ برٹش گورنمنٹ اور روس کے مابین جو نامہ و پیام ہو رہا ہی اُس نے عملی طور پر کچھہ ترقی نہیں کی +

سرحدی کمیشن

بمبئی ۱۱ - مارچ اخبار ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار نے لنڈن سے پیغام تار برقی بھیجا کہ برٹش گورنمنٹ روسی گورنمنٹ پر اپنی آخری تجویز میں ظاہر کرے گی کہ روسیوں کے افغانی علاقہ سے ہٹنے سے انکار کرنیکی صورت میں امیر نے سر پیٹر لمسڈن صاحب کو ہرات پر قبضہ کرنیکی اجازت دیدی ہی +

راولپنڈی کیمپ

کلکتہ ۱۱ - مارچ سر فریڈرک رابرٹس صاحب کل پنڈی کیجانب روانہ ہوں گے +

بمبئی ۱۲ - مارچ اخبار بمبئی گزٹ نے ایک خاص ٹیلیگرام آمدہ لنڈن شائع کیا ہی جو اُس تمام بیان کی تصدیق کرتا ہی جو رویٹر کے تار نسبت روسی پیشقدمی و استحکام تحفظ افغانستان میں کیا گیا تھا - مذکورہ بالا ٹیلیگرام میں اسقدر زیادہ ہی کہ وہ ہرات کے چند سرفا بغرض سرخس گئے ہیں کہ روسیوں کو ہرات پر قبضہ کرنے کی دعوت کریں - لنڈن میں



عام خیال یہہ ہو کہ مخالفت اب زیادہ دیر تک نہیں رُک سکتی" +

بمبئی میں یہہ خبر آئی ہو کہ سرپیٹر لمسڈن ہرات میں داخل ہو گئے +

راولپنڈی کانفرنس

کلکتہ ۱۲ - مارچ لیڈی ڈفرن صاحبہ بھی حضور وایسرائے کے ہمراہ رونق افروز راولپنڈی ہونگی +

جنگ سوڈان

کورٹی ۱۰ - مارچ افواہ ہو کہ خوراک کی کمی کے سبب مہدی کے ہمراہیوں میں ناراضی پھیل رہی ہو +

سواکیم کنفنجنٹ

سواکیم ۱۰ - مارچ کرایہ کے باربرداری کے جہازات موسومہ شہزادہ دو ہزار فوج یہاں پہنچ گئے +

افریقہ میں اہل جرمنی

لنڈن ۱۱ - مارچ ارل گرینول صاحب نے گذشتہ شب ہوس آف لارڈز میں بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ گورنمنٹ کو کوئی خبر نہیں ملی کہ اہل جرمنی نے وکٹوریا واقع کیمروں میں برٹش جھنڈے کو گرا دیا لیکن یہہ یقین دلایا گیا ہو کہ بلحاظ اُس دوستانہ ارتباط کے جو انگلستان اور جرمنی کے مابین قائم ہو کوئی ناگوار پیچیدگی واقع نہ ہوگی +

مسئلہ بورنیو

لارڈ ای - فٹزمارس صاحب نے ہوس آف کامنس میں بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ گورنمنٹ شمالی بورنیو کو برٹش سلطنت میں نہیں سمجھتی +

انگلستان اور جرمنی

برلن ۱۱ - مارچ اِنہیں دنوں اہل جرمن نے مغربی افریقہ میں جو برٹش جھنڈے کو گرا دیا تھا - اُسکے متعلق نارتھ جرمن گزٹ نے ایک مصالحت آمیز آرٹیکل شائع کیا ہو +

خبر انتخاب

لنڈن ۱۲ - مارچ کرنیل کنگز کوٹ کی بجائے جنہنے استعفا دیدیا ہو مغربی گلوسیسٹر شائر کی طرف سے مسٹر ایکرس کنسر ویٹو ممبر منتخب ہوا ہو اس کامیاب امیدوار کی تائید میں ۴۸۰۰ - ووٹ تھے اور مسٹر مارلنگ لبرل امیدوار کی تائید میں ۴۵۰۰ - ووٹ +

مرحوم جنرل گورڈن کے لواحق

گورنمنٹ نے مرحوم جنرل گورڈن کے پس ماندگان کو ۲۰ - ہزار پونڈ دینے کی تجویز کی ہو +

جنگ چین

اموئی ۱۱ - مارچ فرانسیسوں نے پانچروز کی جنگ کے بعد چینی مورچہ کو جو مقام کیلنگ کے گرد تھا لیلیا فرانسیسوں کے ۷ آدمی قتل اور ۳۰۰ مجروح ہوے +

مسودۂ لگان بنگال کا نفاذ پانا

کلکتہ ۱۲ - مارچ کل وایسریگل کونسل نے مسودہ لگان بنگال کو پاس کر دیا - حضور وایسرائے نے کسیقدر لمبی تقریر کی جس میں اُن خاص اصلاحات کا بیان فرمایا جو بحق زمینداران کی گئی ہیں +

کلکتہ کی خبریں

مہاراجہ صاحب بردوان کے مرض نے پھر دُوسری مرتبہ عود کیا اور نہایت نازک حالتمیں ہیں +

مسٹر میسٹی نے دیوالہ کی عرضی گزرانی تھی لہذا کل ہائی کورٹ نے ۱۵ - ہزار روپیہ کی ضمانت کی دستاویز پر دستخط کرا کر اُسوقت تک کے لئے جبتک کہ اسکی عرضی دیوالہ کا تصفیہ ہو حوالات سے رہا کر دیا ہو +

لارڈ ولیم بیرسفورڈ صاحب راولپنڈی دربار کے بعد چھ مہینے کی رخصت انگلستان جانے کے لئے لینگے +

امیر کی آمد

امیر عبدالرحمن خان کی آمد پر راولپنڈی میں عجب دھوم دھام ہو رہی ہو ہماری مہمان نواز اور فیاض گورنمنٹ کا حکم ہو کہ اس تقریب پر جسقدر روپیہ صرف ہو ہونے دو کچھ پرواہ نہیں میدانوں میں مختلف فوجوں کے لئے بطور نشان لال جھنڈیاں لہرانے لگ گئی ہیں چھاونی کے سب مکانات طرح طرح کے رنگوں سے سج گئے ہیں اور چاروں طرف درخت نصب ہو کر نمونہ گلزار بن گیا ہو لیکن جو چیز پنڈی کے حق میں دیرپا اور مفید سمجھی جاتی ہو وہ پکی سڑکیں ہیں جو مختلف ڈیروں کے درمیان بن گئی ہیں - ہمارے نائب السلطنت حضور وایسرائے معہ عملہ کا ڈیرہ لب سڑک پشاور ہوگا - حضور امیر صاحب زیر قلعہ فرودکش ہونگے حضور کمانڈر انچیف صاحب بہادر میدان بیرنگیں میں اتریں گے باقی لشکر گھینہ کے میدان میں - ان ڈیروں میں اکثر گاس کی روشنی ہوگی اور تار برقی اور ٹیلیفون لگایا جائیگا دریائے سب پر پل بندھ جائیگا - امیر کابل کے ساتھ ۱۵۰۰ - پیدل ۴۰۰ - اسوار ایک توپخانہ ۵۰۰ - اشخاص مختلف جبرگوں کے سرخیل اور ۵۰۰ شاگردپیشہ وغیرہ ہونگے - برٹش فوج ۱۸۴۰۰ - آدمی اور ۶۰ - توپیں ہونگی اور یہہ فوج تاصدور حکم ثانی وہاں ہی مقیم رہیگی - مہاراجگان پٹیالہ - بہاولپور - جیند - نابھہ - کپورتھلہ - ناہن - فریدکوٹ بھی اپنی فوج تعدادی ۴۰۰۰ - نفر علاوہ توپخانہ اور شاگردپیشہ کے رونق افروز ہونگے - ابتک امیر کی تشریف آوری کی ٹھیک تاریخ مقرر نہیں لیکن یہہ اُمید کیجاتی ہو کہ نوروز کے بعد ۲۰ - مارچ کو کابل سے روانہ ہونگے اور حضور وایسرائے ۶ - اپریل تک پنڈی میں پہنچ جائینگے جسقدر ہجوم اس تقریب

پر جمع ہو گئے تھے اور ابھی سے اسکا تعداد بتلانا دشوار مشکل ہے دیکھیں ہنڈی جیسے مکان میں سمائی کیونکر ہو سکیگی پہلے پہلے ہنڈی میں نرخ اجناس کے گھٹنے کا بہت خوف ہو گیا تھا کیونکہ غلہ کا نرخ معمولی سے بڑھ گیا تھا لیکن اضلاع دکن سے رسد رسانی کی امداد نے اسکے لئے وہ خوف بالکل ہٹا دیا۔ والی افغانستان اور وائسرائے ہندوستان کی ملاقات سے امید کیجاتی ہے کہ اس قران السعدین کی تاثیر اس سوال کے فیصلہ پر جسنے آج کل ایشیا کے بڑے حصہ کو گھبراہٹ میں ڈال رکھا ہے ایک عمدہ اثر ڈالیگی اور جن باتوں کا امیر کو شک ہے مثلاً اُنکی خود مختاری کا رکھنا یا انگریزی ریزیڈنٹ کا اُسکے دربار میں ضروری رہنا ان سب کی بابت اُنکی تسکین ہو جائیگی +

جواب اشتہار مولوی غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور

وہ اشتہار بصیغہ رجسٹری مولوی صاحب موصوف نے میرے پاس بھی بھیجدیا ہے اُسکا مختصر جواب نور افشاں میں اسلئے چھپاتا ہوں کہ سب لوگ میرے جواب کو دیکھیں اس اشتہار کا مطلب یہہ ہے کہ دین اسلام اور قرآن خدا کی طرف سے ہے۔ اگر کسی کو اُسکے حق ہونے میں شک ہو وہ مولوی صاحب کے پاس جاوے اور ایک سال تک وہاں رہے اس عرصہ میں اسلام کی حقانیت پر وہ کچھ معجزے دکھلائینگے۔ اگر دیکھ لے تو مسلمان ہو جائے ورنہ جرمانہ لیکر چلا آوے۔ اور مولوی کریم نے انہیں یہہ کہدیا ہے کہ جو لوگ خط پہنچنے پر رجوع بحق نکرینگے وہ ملزم و لاجواب اور مغلوب ہو جاینگے۔ یہہ اشتہار اُردو اور انگریزی میں چھپوا کر انہوں نے ہندوستان و انگلستان کے پادریوں کے پاس بھیجدیا ہے۔ میرا جواب یہہ ہے کہ ہم لوگ اسلام کی حقانیت یا عدم حقانیت کی نسبت نہ صرف متشکی ہی نہیں مگر کامل یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اسلام اور قرآن ہرگز ہرگز خدا کیطرف سے نہیں۔ ہم اسکی عدم حقانیت کے مدعی ہیں کہ اسکے بارہ میں متشکی جو اُنکے پاس شک رفع کرنے کو آئیں +

اور یہہ جو فرمایا کہ معجزے دیکھنے کی امید پر ایک سال تک مولوی صاحب کے پاس جاکے رہیں یہہ کیسی بات ہے کیا ہم معجزوں کے بڑے مشتاق ہیں یا نئی الہامی مسیح کی انتظاری میں ہیں۔ مولوی صاحب وہاں اگر معجزے دیکھنا تو درکنار رہا اگر آپ خود یہاں آکر معجزے دکھلائیں تو بھی قرآن مقبول نہیں ہو سکتا۔ کیا یہہ ممکن ہے کہ کوئی شخص بری تعلیم معجزے دکھا کے ہم سے قبول کرا لیوے کیونکہ قرآن کی حقانیت پر ایک بھی عقلی دلیل دنیا میں نہیں ہے۔ اور براہین احمدیہ میں جہانتک وہ چھپی ہے کوئی بات لائق دیکھنے کے نہیں ہے ہاں لن ترانی بہت ہے اور غلط مقدمات کے غلط نتایج مذکور ہیں قرآن اور اسلام اپنی ذات میں کچھ خوبی نہیں رکھتا جس دانائی سے قرآن لکھا گیا ہے وہ دانائی عقل سلیم کی نظر میں ہیچ ہے پھر مولوی صاحب کے معجزے کیونکر اُسے قبول کرا سکتے ہیں ہم نے سنا ہے کہ مولوی صاحب کے سر میں بہت درد رہتا ہے شاید سر کی کمزوری کے سبب سے وہ ایسی باتیں لکھتے ہیں +

یہہ بھی لکھا ہے کہ اس خط کے بعد خدا کی حجت تمام ہو جائیگی۔ واہ صاحب کیا خوب خدا کی حجت ہے جو ہماری نسبت تمام ہو جائیگی۔ قرآن جسکو وہ خدا سے بتلاتے ہیں کچھ خدا کی حجت تمام نہ کر سکا بلکہ آدمیوں کی حجت کا مغلوب رہا مولوی غلام احمد صاحب کا خط اپنے اندر کونسی خصوصیت رکھتا ہے کہ خدا کی حجت تمام کر لیگا کیا یہہ کہ تم قادیان میں کیوں نہ آئے۔ برس روز وہاں کیوں نہ رہے۔ بنک نیتی سے معجزے دیکھنے کا اشتیاق کیوں نہ رکھا۔ میں نہیں جانتا کہ یہاں کونسی بات ہے جو حجت تمام کرتی ہے۔ ہاں یہہ لفظ کہ مغلوب ہو جاینگے جو اشتہار میں ہے اسکے نیچے کچھ بدبو دبی ہے جو دماغ فہم میں مشموم ہے پر اسکا علاج بھی عنقریب خدا سے ہو جائیگا + راقم بنت عماد الدین لاہز از امرتسر

لودیانہ

میلہ چپت جو دس بخیریت گذر گیا مگر مخش اور خلف راگ بد شور کئے گئے اور عورتوں کیطرف جو بالاخانوں پر اسی غرض سے بیٹھی تھیں ڈھیلے پھینکے گئے۔ زمانہ روشنی کا آتا جاتا ہے مگر مخش راگوں کی انسداد کی بابت کوئی کمیٹی مقرر نہیں ہوتی ہے +

ہمنے ہفتہ گذشتہ میں لکھا تھا کہ پولیس والے دیہاتیوں کو بول کرتے اٹھتے وقت گرفتار کرکے مجسٹریٹ صاحب کے روبرو پیش کرتے ہیں جہاں سے حکم ہوتا ہے کہ ایک آنہ جرمانہ ورنہ ایک یوم قید محض اسپر ہماری لوکل سلف گورنمنٹ نے توجہ فرما کر حکم دیا ہے کہ ادارہ صفائی اس معاملہ میں ایسا انتظام کرے کہ جو وقت کوئی شخص نالی پر بول کرنیکے لئے بیٹھے تو خونگار روک دیا جاوے تاکہ وہ آگاہ ہو کر اور کہیں چلا جاوے۔ اس تجویز سے عام لوگ خوش ہیں ہفتہ گذشتہ میں محلہ ڈھولیوال سے چند آدمیوں کا چالان اس علت میں ہوا کہ دوکانوں اور گھروں کے سامنے مونڈھے کیوں بچھائے چنانچہ اس جرم پر چند شخص ملزم قرار پائے اور ۲ / ۲ جرمانہ کے سزایاب ہوئے۔ یہہ نئی بات ہے جو شہر کے سرحدی طرف سے شروع ہوئی ہے۔ اب ہمکو امید کرنا چاہئے کہ ضرور چوڑے بازار کے روکنے والے سبزی فروش اور کاشمیری جو ٹوپیاں فروخت کرتے ہیں اور جنت فروش وغیرہ سبکا چالان کیسان ہوگا۔ خاص وہ لوگ تو ضرور گرفتار ہونگے جو موندھوں پر مٹھائی وغیرہ لگاکر فروخت کرتے ہیں۔ شہر میں صفائی بہت عمدہ ہونے لگی ہے اور ہر طرح کی حرص و خاشاک سے شہر پاک ہو گیا ہے صفائی والوں کو اور کوئی کام نہیں یا بدوسے وار وگیر کے طرف متوجہ ہونگے۔ اسطرح شہر میں چوری چکاری قماربازی و دنگہ فساد

